Regd. No. L. 5254 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ
روزنامہ
فی پرچہ ۱/

یوم:۔ سہ شنبہ * ۵ رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	یکم امان ۱۳۳۴ھ * یکم مارچ ۱۹۵۵ء	نمبر ۵۲

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں اور صدقات

مورخہ ۲۶ ؍ ۲ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر فالج کے اچانک حملہ کی خبر نہایت اضطراب سے سنی گئی۔ محلوں میں فوری طور پر منادی کرا کے احباب کو حضور کی علالت سے اطلاع دی گئی۔ جس پر تمام احباب اپنے اپنے محلوں کی مساجد میں جمع ہو گئے۔ اور وہاں حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت رقت سے دعائیں کی گئیں۔ اور فوری طور پر مبلغ چھ صد روپیہ کے قریب رقم جمع کی گئی۔ چودہ بکرے ذبح کئے گئے۔ اور باقی رقم نقدی کی صورت میں غرباء میں تقسیم کی گئی۔ بعض بکرے بعض اداروں اور افراد کی طرف سے صدقہ دئے گئے۔ جو جمع شدہ رقم کے علاوہ تھے۔ اس کے علاوہ ایک محلہ میں آٹا اور گندم کی شکل میں بھی صدقہ دیا گیا۔ صبح تہجد کے وقت احباب کو جگایا گیا۔ تا حضور کی صحت کے لئے دعائیں کی جائیں۔ بعض مساجد میں باجماعت تہجد کی نماز ادا کی گئی۔

(جنرل پریذیڈنٹ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

رات کو حضور کو بے چینی رہی۔ بائیں بازو کی حالت کل جیسی ہے۔ بائیں ٹانگ میں بھی خفیف سا اثر باقی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۸ ؍ فروری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل دوپہر کے بعد سے جو اطلاعات بذریعہ مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) پانچ بجے شام بتاریخ ۲۷ فروری۔ حضور کی طبیعت بدستور صبح جیسی ہی ہے۔ صبح سے کچھ وقفے ایسے آتے ہیں جس میں بازو پر فالج کا اثر کچھ نمایاں ہو جاتا اور پھر کم ہو جاتا ہے۔ نیز کبھی کبھی ذہن پورا صاف نہیں ہوتا اور پہچاننے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ خون کا دباؤ ۱۲۸/۷۸ درجہ تک آ گیا ہے۔

(۲) ۹ بجے شب بتاریخ ۲۷ فروری۔ فالج کی حالت ویسی ہی ہے۔ جیسی کہ پانچ بجے کی رپورٹ میں درج کی گئی تھی۔ البتہ سو درجے کے قریب بخار حضور کو ہو گیا ہے۔ اور کچھ سردی محسوس ہوتی ہے۔ بلڈ پریشر اس وقت ۱۲۰ ہے۔

(۳) صبح دس بجے بتاریخ ۲۸ فروری۔ رات حضور کو بے چینی رہی یعنی گو آنکھ لگتی رہی۔ مگر نیند میں بے چینی سے کروٹیں بدلتے رہے۔ بائیں بازو کی حالت بدستور کل جیسی ہے۔ بائیں ٹانگ میں بھی خفیف سا اثر باقی ہے۔ بلڈ پریشر ۱۲۸/۷۸ ہے ٹمپریچر ۹۹.۲ ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان اور بیرون پاکستان سے حضور ایدہ اللہ کی صحت دریافت کرنے کیلئے تار اور جماعتی نمائندگی آمد

ربوہ ۲۸ ؍ فروری۔ پاکستان اور بیرون پاکستان سے فون اور تاروں وغیرہ کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خیریت دریافت کرنے اور صحت کی تفصیلی رپورٹ حاصل کرنے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ علاوہ ازیں بعض جماعتوں نے حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تفصیلی رپورٹ حاصل کرنے کے لئے ایک ایک نمائندہ مرکز میں بھجوایا ہے۔ پاکستان کے مختلف حصوں اور بیرون پاکستان سے جو تاریں موصول ہو رہی ہیں ان میں لکھا ہے کہ تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے اجتماعی دعائیں کرنے کے علاوہ بکثرت صدقات بھی دے رہی ہیں۔ کل جن احباب اور جماعتوں نے بذریعہ تار حضور کی صحت دریافت کی ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ منیر احمد صاحب عارف والہ ۲۔ نصیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوہاٹ ۳۔ مبشر صاحب کوہاٹ ۴۔ وقیع الزمان صاحب سیالکوٹ ۵۔ ڈاکٹر حمید صاحب کراچی ۶۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر واشنگٹن ۷۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ۔ غلام احمد صاحب بشیر اور مولوی ابوبکر ایوب صاحب از ہیگ ۸۔ جماعت احمدیہ انڈونیشیا۔ جاکرتا ۹۔ مولود احمد خان صاحب امام مسجد لندن ۱۰۔ ظفر احمد صاحب ڈھاکہ ۱۱۔ تقی الدین صاحب ڈھاکہ ۱۲۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب معہ اہلیہ محترمہ قادیان ۱۳۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان ۱۴۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ کراچی ۱۵۔ ایم عطاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹاؤن گنج ۱۶۔ بشیر احمد صاحب کوئٹہ ۱۷۔ عبدالرحمٰن صاحب پراچہ ملتان ۱۸۔ سخاوت شاہ صاحب پشاور ۱۹۔ جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور ۲۰۔ سید بہادل شاہ صاحب لاہور ۲۱۔ ضیاء الدین صاحب چک لالہ

علاوہ ازیں جن جماعتوں نے اپنا نمائندہ بھیج کر حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تفصیلی رپورٹ حاصل کی ان کے نام یہ ہیں:۔
۱۔ جماعت احمدیہ گجرات ۲۔ لائل پور ۳۔ گھٹیالیاں ۴۔ حافظ آباد ۵۔ قادیان ۶۔ سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے اطلاع دی ہے کہ حضور کی علالت کی اطلاع ملتے ہی جماعت کو اکٹھا کر کے اجتماعی دعا کی گئی۔ اور ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ نے بھی اجتماعی دعا کے علاوہ دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے۔

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان مطلع فرماتے ہیں کہ وہاں سے دو ڈاکٹر بھجوائے جا رہے ہیں۔ نیز تمام جماعت اجتماعی دعاؤں میں لگی ہوئی ہے بکرے صدقہ کرنے کے علاوہ غرباء میں نقدی بھی تقسیم کی گئی ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم مارچ ۱۹۵۵ء

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت

الحمد للہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر بیماری کا جو اچانک حملہ ہوا تھا۔ وہ جیسا کہ احباب کو تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ٹل گیا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اب بیماری کے خطرہ سے بالکل باہر ہو چکے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عظیم احسان ہے۔ کہ اس نے ان کی تضرعات کو سنا اور انہیں قبول کیا۔ اور ہم پر یہ رحمت کا سایہ مزید عرصہ کے لئے طویل کر دیا۔

اللہ تعالےٰ اپنے فرمانبردار بندوں پر ہمیشہ احسان کرتا آیا ہے۔ اور جو تکالیف ہوتی ہیں۔ اور ابتلاء آتے ہیں وہ ہماری کوتاہیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ پھر بھی وہ ہماری کوتاہیوں کو نظر انداز کرتا ہے۔ اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ خلیفہ کا وجود ایک خاص نعمت ہوتی ہے۔ اور جن اقوام سے یہ نعمت اٹھ جاتی ہے۔ وہ وہی ہوتی ہیں جن کے لئے اللہ تعالےٰ نے مغضوب علیہم اور ضالین کے الفاظ فرمائے ہیں۔ اور منعم علیہم وہی لوگ ہیں جن میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک بندہ موجود ہوتا ہے۔ جو انہیں دین پر قائم کرتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ حق کو دنیا میں پھیلاتا ہے۔

اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود جماعت کے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ اور اگر آپ کا بال بیکا ہوتا ہے۔ تو جماعت کا بے چین اور مضطرب ہو جانا ایک فطری امر ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیماری کی خبر ربوہ میں پھیلی تو یہ خبر سنکر احباب اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ اور حضور کی اقامت گاہ کی طرف بھاگتے ہوئے جانے لگے۔

صحیح حالات معلوم ہونے پر احباب مسجدوں میں جمع ہوئے۔ اور اجتماعی دعائیں کیں۔ بکرے صدقے میں دیئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے رات دن ایک کر کے جس طرح جماعتی مہمات سرانجام دی ہیں اور جس جانفشانی اور سرگرمی سے جماعت کی قیادت کی ہے۔ اس کی نظیر اس زمانہ میں کہیں نہیں مل سکتی۔

سچ تو یہ ہے۔ کہ جتنا کام حضور کر رہے ہیں۔ ایک دو تو کیا دس بیس آدمی اپنی پوری طاقت خرچ کریں تو اتنا کام نہیں کر سکتے۔ حضور کی مصروفیات کو دیکھ کر انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ اور یقین کرنے لگتا ہے۔ کہ سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے کوئی انسان اتنا کام نہیں کر سکتا۔ گویا آپ کی ذات حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ایک عظیم نشان ہے۔ جس سے اللہ تعالےٰ کے وجود کا کھلا ثبوت مل سکتا ہے۔

حیرت یہ ہے۔ کہ آپ تندرست ہوں یا بیماری کی حالت میں کام کئے چلے جاتے ہیں۔ اور تھکنے کا نام نہیں لیتے بلکہ اکثر جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ حضور بیماری کی حالت میں پہلے سے بھی زیادہ کام کرتے ہیں۔

بے شک آپ پر اللہ تعالےٰ کا سایہ ہے۔ اور آپ بظاہر انسانی بساط سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں بھولنا نہیں چاہیئے کہ آخر حضور بھی بشر ہیں۔ اتنی مشقت اتنی محنت اور پھر بے پناہ افکار اور عمر کا تقاضا ایسی چیزیں ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے تکوینی قانون کے مطابق آپ کی صحت پر بھی ضرور اثر انداز ہوتی ہیں۔ آپ کو بھی دوسرے انسانوں کی طرح آرام کی ضرورت ہے۔ آپ کو بھی تفریح کی ضرورت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کچھ دن آرام کریں۔ ہم بے شک محبت سے ایسا چاہتے ہیں۔ مگر اس بار کو شاید محسوس نہیں کرتے جس کو حضور محسوس کرتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ پر ڈالا گیا ہے۔ جب تک وہ کام پورا نہ ہو۔ جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔ حضور کس طرح چین سے بیٹھ سکتے ہیں؟ البتہ اگر ہم اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور حضور کی ہدایات کے مطابق جماعتی کاموں کو بااحسن طریق سرانجام دینے کے قابل ہو جائیں۔ تو ہم نہ صرف حضور کے دست و بازو بن سکتے ہیں۔ بلکہ حضور کی روح کو مسرت و انبساط سے بھی معمور کر سکتے ہیں جس طرح ایک باپ کا دل اپنے بچوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اور انہیں پھلتا پھولتا دیکھ کر اس کی زندگی کی تھکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اپنی مشقتوں کو بھول جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انسان احیائے دین و تجدید کے لئے مامور ہوتا ہے۔ وہ اپنی محنتوں کا پھل جماعت کی اعلیٰ تربیت اور امور کی سرانجام دہی کی قابلیتوں میں دیکھتا ہے۔ اس لئے ہمارا کام یہ ہے کہ ہم نہ صرف حضور کی صحت اور طول عمر کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعائیں کریں۔ بلکہ ان عزائم کی تکمیل میں سر و پا لگ جائیں۔ جو یہ اولوالعزم انسان لے کر آیا ہے۔ جس کی خبر اللہ تعالےٰ نے المصلح الموعود کی پیشگوئی میں دی۔ اور جو آپ کی ذات میں اس شان سے پوری ہوتی ہم دیکھ رہے ہیں۔ آؤ آج ہم پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر از سر نو عہد کریں۔ اور یہ عہد کریں۔ کہ ہم وہ کام سرانجام دے کر رہیں گے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ حضور کی صحت کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اکسیر نہیں ہے۔ حضور کو اسی میں آرام حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی میں حضور کی تفریح مرکوز ہے۔

اصل شہ زور کون ہے؟

مذہب اور اخلاقی اقدار سے بے نیاز ہو کر مغربی اقوام نے سائنس میں ترقی تو ضرور کی ہے۔ لیکن اس کی یہ ترقی منفی حیثیت کی حامل ہے۔ کیونکہ ان کی تمام تر سائنسی تحقیقات کا بالآخر ایٹم اور ہائیڈروجن بم بنانے کے سوا اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔ اور اب مہلک ترین ہتھیار بنا لینے کے بعد ہر چھوٹے بڑے کو یہ فکر لاحق ہے۔ کہ ایسے ذرائع معلوم کئے جائیں کہ جن کی مدد سے ان مہلک ہتھیاروں کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے۔ اور تمام قومیں اس حماقت پر دل سے قائم رہتے ہوئے ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال اپنے اوپر حرام قرار دے لیں۔ اس کے لئے آئے دن نت نئی تجاویز پیش ہو رہی ہیں۔ کہیں تخفیف اسلحہ کا مسئلہ موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ اور کہیں ایٹمی ہتھیار بنانے اور ذخیرہ کرنے پر پابندی لگانے کو بے انتہا اہمیت دی جا رہی ہے۔ ان لمبی چوڑی بحثوں کے باوجود ایسی کوئی تسلی بخش صورت نظر نہیں آتی۔ کہ جس کے ذریعہ دنیا کو فی الواقعہ ایٹمی ہتھیاروں کی ہلاکت آفرینی سے محفوظ رکھا جا سکے۔

اس کا علاج سیاسی کانفرنسوں اور ملاقاتوں میں ڈھونڈنا بے کار ہے۔ اس لئے کہ اگر باہمی صلاح و مشورے سے اس بارے میں سمجھوتہ ہو بھی گیا۔ تو اس بات کی کیا ضمانت ہوگی کہ وہی قومیں جو ذرا ذرا سی مطلب براری کے لئے باہمی معاہدات کو آن واحد میں توڑنے اور جان بوجھ کر ان کی خلاف ورزی کرنے کی عادی چلی آ رہی ہیں۔ اس معاہدے کی جان و دل سے پابند رہیں گی۔ اور جہانبانی و حکمرانی کی بڑی سے بڑی خواہشیں بھی ان کے پائے استقلال میں خفیف سی لغزش نہ آنے دیں گی۔ اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ تمام قومیں باہمی رضامندی سے اپنے اپنے ایٹمی ذخیروں کو دریا برد کر کے کالعدم کر دیتی ہیں تو اس بات کا ذمہ کون لے سکتا ہے۔ کہ آئندہ کسی معمولی سی بات پر جنگ چھڑ جانے کی صورت میں وہ دوران جنگ میں ہی ایٹمی ہتھیار دوبارہ نہیں بنا لیں گی۔ اندریں حالات سیاسی قسم کی کانفرنسیں منعقد کرنے یا اقوام متحدہ میں بحثیں کر کر کے کوئی لائحہ عمل مرتب کر لینے سے یہ سمجھنا کہ گویا ایٹمی جنگ کا خطرہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ٹل گیا ہے۔ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے سے زیادہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس کا علاج ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے روحانی احیا یا قوموں کی اخلاقی نشاۃ ثانیہ کیونکہ اخلاقیات کو یکسر چھوڑ نے اور روحانیت کے سرتا سر مفقود ہونے کی وجہ سے ہی ایسی مہلک صورت حال پیدا ہوئی ہے کہ جس کے باعث کرۂ ارض کا وجود ہی خطرے میں پڑ گیا ہے اگر دنیا میں افراد اور اقوام کے ہر حرکت و سکون پر اخلاق کی فرمانروائی مسلم رہتی۔ تو یہ صورت حال کبھی پیدا نہ ہوتی۔ اس نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے۔ تو ایٹم بم کو حفاظت کا ذریعہ سمجھنے والے انتہائی بزدلی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اخلاق فاضلہ کا حامل ہونے کے باعث ایک دوسرے کو دفاع کی مہلت دیئے بغیر ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جو چیز ان کے نزدیک قوت و طاقت کا سب سے بڑا منبع ہے۔ وہی چیز ان کی بزدلی اور کم ہمتی پر دلالت کر رہی ہے۔ موجودہ صورت حال میں اصل شہ زور اور طاقت و قوت کے مالک وہ لوگ نہیں۔ جن کے پاس ایٹم بم ہے۔ بلکہ وہ لوگ ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو تبدیل اخلاق کی صلاحیت سے بہرہ مند ہیں۔ اسی لئے اس زمانہ کے مامور ربانی

حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں بنی نوع انسان کے روحانی احیاء کے لئے مبعوث فرمایا۔ تبدیلی اخلاق پر بہت زور دیا اور قوت و طاقت کا اصل مدار تبدیلی اخلاق کی صلاحیت کو قرار دیا۔ آپ فرماتے ہیں :-

"یہ امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو۔ کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔"

باقی صفحہ ۴ پر

اہلِ بہاء سے دس ضروری سوال

(از مکرم مولٰنا ابوالعطاء صاحب فاضل)

(۱) آپ لوگ قرآن کو منسوخ کہتے ہیں۔ اللہ تعالٰے نے قرآن مجید کو کامل کتاب۔ سب قوموں کے لئے ہدایت نامہ اور ہر قسم کی تحریف و تبدیل سے محفوظ شریعت قرار دیا ہے۔ جیسے فرمایا۔ (۱) الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (سورہ مائدہ) (۲) ان ھو الاذکر للعالمین (سورۃ تکویر) (۳) انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ (سورۃ حجر) اب آپ لوگ بتائیں کہ آپ کو قرآن پاک کی کس تعلیم میں اور کیا نقص نظر آیا۔ جس کی وجہ سے آپ نے اسے منسوخ شریعت قرار دے دیا؟

(۲) بہائیت کے بانی نے اقرار کیا ہے۔ کہ:۔

"اگر اعتراض و اعراض اہل فرقان نبود ہر آئینہ شریعت فرقان دریں ظہور نسخ نے شد" (کتاب اقتدار صفحہ ۴۷-۴۸)

ترجمہ:۔ "اگر مسلمان اعتراض اور اعراض نہ کرتے تو بہائیت کے دور میں قرآن مجید کی شریعت ہرگز منسوخ نہ ہوتی"

کیا اس اعتراف سے ظاہر نہیں کہ قرآنی شریعت میں کوئی نقص یا خرابی نہیں ہے۔ مگر چونکہ مسلمانوں نے بابی و بہائی تحریک پر اعتراض کئے اور ان سے اعراض کیا۔ اس لئے ضد میں آکر اس تحریک کے کارپردازوں نے قرآنی شریعت کو منسوخ کہہ دیا؟

(۳) بہائی لوگ بابیت کے بانی کے متعلق کہتے ہیں کہ:۔

(الف) "شریعتِ فرقان بظہور مبارکش منسوخ شد و تشریع شریعتِ بدیع فرمودند" (دروس الدیانۃ صفحہ ۱۲)

(ب) "حضرت باب نے بعض موقعوں پر یہ بھی لکھ دیا تھا۔ کہ میں نے جو شریعت لکھی ہے۔ اس پر عمل کرنے کا حکم اسی وقت تم کو ملے گا۔ جبکہ من یظہرہ اللہ ظاہر ہوگا۔" (رسالہ بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۱۴)

گویا باب نے قرآن پاک کو منسوخ کرنے کے لئے "بیان" کے نام سے خود "شریعت لکھی" مگر اس "شریعتِ بدیع" پر عمل کرنے سے روک دیا۔ اور پھر بقول بہائیوں کے من یظہرہ اللہ یعنی بانیٔ بہائیت جب کھڑے ہوئے تو بہائیوں نے اعلان کر دیا کہ:

"ما بہائیان رجوعے باحکامِ بیان بالمرہ نداریم۔ کتاب مبارک اقدس ماست" (دروس الدیانۃ صفحہ ۱۰۳)

کہ ہمیں بیان یعنی باب کی شریعت سے کوئی واسطہ نہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اندریں صورت باب اور اس کی خود نوشت شریعت کے ناکام و نامراد ہونے میں کیا شبہ ہے؟

(۴) بہائیوں کو مسلم ہے۔ کہ قرآنی شریعت کو منسوخ کرکے نئے اصول بنانے کا خیال بابیوں نے ۱۲۶۴ھ میں بدشت کانفرنس میں باہمی سازش سے باب کے قید کئے جانے پر محض انتقامی کارروائی کے طور پر پیدا کیا تھا۔ اس بارے میں خود باب کو الہام یا وحی کا دعوٰی نہ تھا۔ حشمت اللہ صاحب بہائی لکھتے ہیں:۔

"اس مصیبت کے وقت میں جو کہ سربرآوردہ تھے۔ انہوں نے مشورہ کرکے ایک عام مجلس شورٰی منعقد کی۔ تاکہ کوئی فیصلہ کریں۔ اور اس موقع پر ایک بابی میرزا حسین علی نوری جن کو حضرت باب نے بہاء اللہ کا لقب دیا تھا۔ خاص طور پر کامیدہ ثابت ہوئے۔ اور ان کی اور قرۃ العین وغیرہ کی کوششوں سے یہ قریب قریب فیصلہ ہوگیا۔ کہ نئے اصولوں پر چلا جاوے۔" (رسالہ بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۱۶)

کیا اس سے روزِ روشن کی طرح ثابت نہیں کہ نسخ قرآن مجید کا خیال محض ایک انتقامی خیال اور سراسر انسانی سازش تھی؟ اور اس پر جو بنیاد بابیت اور بہائیت کی رکھی گئی۔ وہ باطل اور غلط ہے؟ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

(۵) بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۰-۶۱)

ایسے واضح عقیدہ و اعلان کے باوجود بھی اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے بہائیت کے بانی کی نقل کی ہے۔ تو کیا وہ شخص جھوٹا اور دروغگو نہ ہوگا:؟

(۶) آج تک بہائی جماعت نے اپنی مزعومہ شریعت "اقدس" شائع نہیں کی۔ بلکہ ان کے زعیم عبدالبہا آفندی نے اشاعت کو ناجائز قرار دیتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

"کتاب اقدس اگر طبع شود نشر خواہد شد در دست اراذل متعصبین خواہد افتاد لہٰذا جائز نہ" (رسالہ جواب نامہ جمعیت لاہائی صفحہ ۳۷)

اگر یہ ساری دنیا کے لئے شریعت ہے تو اسے شائع کرنا ناجائز کیوں ہے؟ نیز اس بات کی کیا ضمانت ہے۔ کہ کل کو بہائی لوگ حسبِ عادت اس میں تحریف کرکے شائع نہ کردیں گے؟

(۷) بہائی لوگ نبوت کے جاری ہونے کے قائل نہیں۔ اس لئے اپنے پیشوا کو نبی یا رسول نہیں مانتے۔ بلکہ اسے الوہیت کے عرش پر بٹھلاتے ہیں۔ ان کا اپنا اعلان ہے کہ:۔

"اہلِ بہا دورِ نبوت کو ختم جانتے ہیں۔ امتِ محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے۔ ہاں خدا کی قدرت کو ختم نہیں جانتے۔ اس لئے خدا کی قدرت کے نئے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں، جو نبوت سے آگے ایک نئی شان رکھتا ہے۔ اور یہ دورِ نبوت کے ختم ہونے کا کھلا کھلا اعلان ہے۔ اسی لئے اہل بہاء نے کبھی نہیں کہا۔ کہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ اور موعود کل ادیان نبی یا رسول ہے۔ بلکہ اس کا ظہور مستقل خدائی ظہور ہے۔"

(رسالہ کوکب ہند جلد ۶ صفحہ ۲۹ ۱۴ رجب ۱۳۴۸ء)

اب بھی اگر کوئی بہائیوں کے جنابِ بہاء کو نبی یا رسول کہتا ہے۔ تو اس کے فریب خوردہ ہونے میں کیا شبہ ہے؟

(۸) عیسائیوں کے عقیدہ الوہیتِ مسیحؑ کے متعلق بہائی مبلغ ابوالفضل لکھتے ہیں:۔

"علماء سوریہ وسائر بلاد مشرق حضرت عیسٰی را دو طبیعت و مشیئت دانستند واٰں عبارت است از مشیئت لاہوت و مشیئت ناسوت یعنی الوہیت و بشریت" (الفرائد صفحہ ۱۲۹)

بہائیوں کا عقیدہ دربارہ بہاء اللہ ان کے اپنے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"حضرت بہاء اللہ کی کتابوں میں یہ کلام دفعتہً ایک مقام سے دوسرے مقام میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ابھی تو ایک انسان کلام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور ابھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا خود کلام کر رہا ہے۔"

(عصر جدید اردو صفحہ ۵۲)

پھر لکھا ہے کہ:۔

"حضرت عیسٰی ایک وسیلہ تھے۔ اور عیسائیوں نے آپ کے ظہور کو خدا کی آمد یقین کرنے میں بالکل صحیح رویہ اختیار کیا۔ ...... جس طرح اس نے اپنے آپ کو یسوع ناصری کی ہیکل کے ذریعہ ظاہر کیا تھا۔ اب وہ اس مکمل تر اور روشن تر ظہور کے ساتھ آیا۔ جس کے لئے یسوع اور تمام پہلے انبیاء لوگوں کے قلوب کو تیار کرنے آئے تھے۔" (عصر جدید صفحہ ۲۵۴)

خود جناب اپنے متعلق لکھتے ہیں:۔

"اذا یراہ احد فی الظاھر یجدہ علیٰ ھیکل الانسان بین ایدی اھل الطغیان واذا یتفکر فی الباطن یراہ مھیمنا علیٰ من فی السمٰوٰت والارضین"

(اقتدار صفحہ ۱۱۴)

یعنی میں بظاہر انسانی ہیکل میں ہوں۔ مگر بباطن آسمان و زمین کا نگران خدا ہوں۔ اب کوئی بہائی بتائے۔ کہ عیسائی اور بہائی عقیدہ میں کیا فرق ہے؟ جس طرح عیسائی حضرت عیسٰیؑ کو خدا مانتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح بہائی جناب بہاء اللہ کو خدا مانتے ہیں۔ اسی لئے عیسائیوں کے عقیدہ کو "بالکل صحیح رویہ" کہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ (مائدہ)

(۹) بتایا جائے کہ آیا جنابِ بہاء کی ہر تحریر اور ہر قول کو بہائی وحی مانتے ہیں۔ جس طرح عیسائی حضرت عیسٰیؑ کے ہر قول کو وحی بتاتے ہیں۔ یا ان پر نازل شدہ وحی الگ ہے۔ اور ان کا اپنا کلام الگ جس طرح اسلامی عقیدہ میں قرآن مجید اور حدیث میں اس لحاظ سے فرق ہے؟

(۱۰) بہائیوں کے موجودہ زعیم جناب شوقی لکھتے ہیں:۔

"پہلے ادیان میں دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ (۱) مومن (۲) کافر۔ لیکن آج کوئی فرق نہیں ہے۔ کسی کو ایک دوسرے کو کافر سمجھنے کا حق حاصل نہیں۔"

(رسالہ "نئے دن کا طلوع" صفحہ ۹)

لیکن جناب بہاء کی بطور "مشتے نمونہ از خروارے" ایک عبارت یہ ہے:۔

"قل یا ملعون انک لو امنت باللہ لم کفرت بنفسہٖ و بھائہٖ" (الواح صفحہ ۳۵۹)

گویا وہ اپنے مخالفوں کو ملعون اور کافر کہتے ہیں۔ اب بتایا جائے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے کونسے ہیں اور کھانے کے کونسے؟

(ماہنامہ الفرقان ماہ فروری ۱۹۵۵ء ربوہ)

درخواست ہائے دعاء

۱۔ خاکسار کا ایک بچہ ورنیکلر فائنل کا امتحان دے چکا ہے۔ اور دوسرا میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ ہر دو کی اچھے نمبر حل میں کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے، خاکسار علی محمد ٹیچر ایم۔ بی سکول چک ۱۸ ڈ تحصیل ...

۲۔ خاکسار اس سال جماعت دہم کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبدالسمیع جاوید فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ ضلع جھنگ:

۳۔ میری لڑکی عزیزہ امینہ بیگم چند روز سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار حافظ مبین الحق شمسی ڈرافٹسمین ۲۵۲/۱ مارٹن روڈ کراچی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رزق کی دو ۲ قسمیں

"اصل بات یہ ہے کہ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء کے طور پر دوسرے اصطفا کے طور پر۔ رزق ابتلاء کے طور پر وہ رزق ہے جس کو اللہ سے کوئی واسطہ نہیں رہتا بلکہ یہ رزق انسان کو خدا سے دور ڈالتا جاتا ہے یہاں تک کہ اسکو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسی طرف اللہ تعالےٰ نے اشارہ کرکے فرمایا ہے۔ لا تلھکم اموالکم تمہارے مال تم کو ہلاک نہ کر دیں اور رزق اصطفا کے طور پر وہ ہوتا ہے۔ جو خدا کے ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کا متولی خدا ہو جاتا ہے۔ اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے۔ وہ اس کو خدا ہی کا سمجھتے ہیں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔ صحابہ کی حالت کو دیکھو جب امتحان کا وقت آیا۔ تو جو کچھ کسی کے پاس تھا اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیدیا حضرت ابوبکر صدیق سب سے اول کمبل پہن کر آ گئے۔ پھر اس کمبل کی جزا بھی اللہ تعالےٰ نے کیا دی کہ سب سے اول خلیفہ وہی ہوئے۔ غرض یہ ہے کہ اصلی خوبی خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہی مال کام آ سکتا ہے۔ جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے" (ملفوظات)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام رمضان المبارک میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

تمام لجنات اماء اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں تحریک کریں کہ اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے نام بھجوائیں اور ساتھ ہی بہنوں کی تعلیمی حالت سے بھی اطلاع دیں تاکہ تعلیمی کورس سے اطلاع دی جا سکے۔ کھانے اور رہائش کا انتظام لجنہ مرکزیہ کے ذمے ہوگا۔ یہ اطلاع جلد سے جلد آنی چاہئیے تاکہ انتظامات مکمل کئے جا سکیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم و تربیت لجنہ اماء مرکزیہ ربوہ)

سندھی جاننے والے استاد کی ضرورت

محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ کے مجوزہ مڈل سکول کے لئے ہمیں ایسے کم از کم میٹرک پاس استاد کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی و حساب کے علاوہ سندھی زبان کی تعلیم کی بھی بخوبی اہلیت رکھتا ہو۔ ملازمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں وکالت زراعت کو بھجوائیں۔ اور ساتھ لکھیں کہ وہ اس خدمت کے لئے کم از کم کیا مشاہرہ قبول کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

(وکیل الزراعت ربوہ)

ولادت

۱۔ میرے بھائی ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب شنکاری کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے بچہ عنایت فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست دعا ہے کہ اس مولود کی ولادت متعلقین کے لئے اور سلسلہ کے لئے بابرکت ہو۔

(پنشنر عبدالغنی برادر ڈاکٹر عبدالرحمن شنکاری صاحب)

۲۔ عزیزم عبدالسمیع صاحب ولد میاں عبدالحق صاحب مرحوم حال جڑانوالہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے بڑ۲ اکو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ کو درازی عمر کے ساتھ خادم دین بنائے۔ آمین

عبداللطیف از چک ۵۵ RB بیدیانوالہ ضلع لائل پور

درخواست دعا

شاہ جی محمد اکبر صاحب رئیس اعظم زنگ زئی ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور اور مشن ہسپتال ٹیکسلا میں علاج کروانے کے بعد اب وہ اپنے گاؤں زنگ زئی میں آ گئے ہیں۔ گاؤں میں آنے کے بعد ان کی صحت میں نمایاں افاقہ ہے

شاہ جی محمد اکبر صاحب نہایت مخلص سلسلہ کا درد رکھنے والے اور غیر معمولی اثر و رسوخ کے مالک ہیں۔ میں احباب سے ان چند سطور کے ذریعہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ شاہ جی موصوف کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرما دے تا وہ زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی خدمات بجا لا سکیں۔ آمین۔

(محمد اکبر [illegible])

جماعتوں کے لئے یاددہانی

نظارت تعلیم و تربیت کے انتظام کے ماتحت ۵ مارچ سے ایک ضروری دینی نصاب کی تعلیم کے لئے کلاس جاری کی جا رہی ہے۔ اس میں مختلف جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو ٹریننگ دی جائے گی۔ امراء ضلع سیالکوٹ۔ لاہور۔ ملتان۔ شیخوپورہ توجہ فرما دیں۔ اور ضلع سرگودھا کی جن جماعتوں کو نظارت ہذا کی طرف سے اسبارہ میں ... لکھا گیا ہے۔ وہ جواب بھجوائیں۔ کہ ان کی طرف سے کون کون صاحب مذکورہ کلاس میں شامل ہوں گے

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

انعامی مضمون

(۱) مصباح کے سالانہ نمبر میں مضمون بعنوان "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض" مقرر کیا گیا ہے۔ ہر احمدی پڑھی لکھی بہن کو انعامی مقابلہ میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ جس بہن کا مضمون سب سے بہتر ہوگا۔ اسے انعام دیا جائے گا۔ اور یہ مضمون مصباح کے سالانہ نمبر شمارہ ماہ اپریل ۱۹۵۵ء ۔۔۔ میں شائع ہوگا۔ مضمون ٹھوس اور کم از کم پندرہ صفحات فل سکیپ پر حاوی ہو۔ انعام دس روپیہ نقد یا بصورت کتب دیا جائے گا۔ مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۰ مارچ ہے

(مدیرہ مصباح ربوہ)

مصباح کا سالانہ نمبر

انشاء اللہ تعالےٰ امسال بھی حسب سابق ماہ اپریل میں مصباح کا سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ تمام صاحب قلم بہنوں اور بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنے قیمتی معلومات عنایت فرما کر مشکور فرما دیں۔ نیز شعراء کرام بھی اپنے کلام سے مستفیض فرما دیں جزاکم اللہ۔ مضامین آنے کی آخری تاریخ ۲۰ مارچ ہے

(مدیرہ مصباح ربوہ)

ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت

مغربی افریقہ میں چار گریجوایٹ واقفین اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ جو کم از کم تین سال پڑھانے کا تجربہ ہو۔ مضامین انگریزی۔ حساب۔ جغرافیہ۔ سائنس عربی۔ کیمسٹری۔ فزیالوجی اور ماہرین ہوں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ سلسلہ کی اس فوری ضرورت کے پیش نظر اپنے آپ کو وقف کے ماتحت پیش کریں۔ تاکہ جلد از جلد اس فوری ضرورت کو پورا کیا جائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

رسالہ الفرقان سال بھر کے لئے نصف قیمت پر

مکرم جناب ملک عمر علی صاحب بی اے کراچی نے ایک خواب کی بناء پر بکاس روپے اور مکرم جناب شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز نے ایک خاص تحریک پر یکصد روپے ہوائے توسیع اشاعت الفرقان ارسال فرمائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس کی جزا دے آمین

اس اعانت کی بناء پر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو ساٹھ دوست رسالہ کی نصف قیمت اڑھائی روپے ارسال کر دیں گے۔ ان کے نام ماہ مارچ سے رسالہ الفرقان ایک سال کے لئے جاری ہو جائیگا یہ رقوم پندرہ مارچ سے پہلے پہلے پہنچ جانی لازمی ہیں۔ پندرہ مارچ کو رسالہ ڈاک میں بھیجا جا رہا ہے۔ پہلے آنے والی رقوم کے اصحاب کو ترجیح ہوگی۔ رسالہ کا سالانہ چندہ پیشگی پانچ روپے ہے۔

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

۳۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو انگریزی کو چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین اور دین کا خادم بننے کی دعا فرما دیں۔

(خاکسار محمد رشید خاں کارکن دفتر ریویو انگریزی)

تفسیر القرآن کے دس اصول

— از صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ —

قرآن کریم خدا تعالیٰ کی کتاب ہے اور اصولی طور پر اللہ تعالیٰ نے اس میں وہ تمام باتیں بیان کر دی ہیں۔ جو روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں اور ایک مذہب میں پائی جانی چاہئیں۔ جو منجانب اللہ ہونے کا دعوے کرتا ہے۔

قرآن کریم اصولی ہدایات دیتا ہے۔ ورنہ اگر جزوی امور پر بھی ویسی ہی ہدایات دی جاتیں تو قرآن کریم ایک ضخیم کتاب بن جاتی۔ جو عوام الناس بلکہ بعض خواص کی دسترس سے بھی باہر ہوتی۔ چونکہ جزوی امور بھی اپنی اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں اور ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ قرآن کریم کے اصولی بیان سے جزوی امور کے متعلق استدلال کیا جائے۔ یا جن باتوں کو اختصار کے پردہ میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کے اشکال کو دور کیا جائے۔ اور اسی کا نام تفسیر القرآن ہے۔ جس طرح ہر کام کو کسی اصول اور قاعدہ کے ماتحت سرانجام دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح تفسیر القرآن کے لئے بھی کچھ قواعد و ضوابط ہیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر اختصاراً ذیل میں کیا جاتا ہے۔

اول:۔ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا۔ اس لئے مفسر قرآن کے لئے علم لغت عرب سے آگاہی نہایت ضروری ہے۔ گو خدا تعالیٰ انسانی صرف و نحو کا پابند نہیں۔ اور اس کا علم ازلی اپنا قاعدہ بھی استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن چونکہ قرآن کا خطاب انسانوں کی طرف ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ انسانی قواعد صرف و نحو کی رعایت ضرور رکھتا ہے۔ تاکہ ان کو سمجھنے میں سہولت ہو۔

دوم۔ قرآن کریم کی تفسیر کرتے وقت یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کی کسی آیت کے ایسے معانی نہ کئے جائیں۔ جو کسی دوسری آیت کے مخالف پڑتے ہوں۔ کیونکہ خدا کے کلام میں تضاد محال ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنی کریں۔ تو ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں؟ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں۔ بلکہ ان کے معنے دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جائیں۔ تو ہمیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ معنے بالکل باطل ہیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو۔ اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے۔ کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بینہ کا اس کا مصدق ہو۔" (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ششم صفحہ ۱۸، ۱۹) [تعنیفات جلد ششم صفحہ ۲۳۔۲۶]

سوم:۔ قرآن کریم کی آیات کے معانی ایسے کرنے چاہئیں۔ جن سے اس کی ارفع اور اعلیٰ شان ظاہر ہوتی ہو۔ اور اس کا کلام اللہ ہونا ثابت ہوتا ہو۔

چہارم:۔ "لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ" کے ارشاد باری تعالیٰ کے ماتحت تفسیر القرآن کا کام ایسے لوگوں کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ جو تقویٰ اور طہارت کے لحاظ سے بلند مقام رکھتے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں۔ کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں۔ اور وہ ان کو شناخت کر لیتا ہے۔ اور سونگھ لیتا ہے۔" (برکات الدعا)

پنجم۔ بہت سی آیات کی تفسیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے جو احادیث میں منقول ہے۔ اس کو مدنظر رکھنا بھی ضروری ہے ہماری تفسیر ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔ جو کسی صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تفسیر کے مخالف پڑتی ہو۔ کیونکہ آپ کی ذات مبارک پر قرآن کریم نازل ہوا۔ اور آپ نے اس کی قولی اور عملی تفسیر فرمائی۔

ششم۔ اسی طرح گو صحابہ کی تفسیر سے ہمارا اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن ازدیاد علم کے لئے تفسیر صحابہ کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو مہبط وحی کے قرب کا فخر حاصل تھا۔ اور یہ وجود براہ راست نور نبوت سے روشنی حاصل کرتے تھے۔ جس سے ان کی عقلی اور علمی قوتوں کو جلا ملتی تھی۔

ہفتم۔ تفسیر القرآن کا کام شروع کرتے وقت اپنے سے پہلے لوگوں کی خدمات قرآنیہ سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ انسانی علم کا ذخیرہ تدریجی طور پر مختلف لوگوں کی کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے۔ اور اس کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ہشتم۔ قرآن کریم کی تفسیر کرتے وقت جو کہ خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ خدا تعالیٰ کے فعل یعنی کائنات عالم پر بھی گہری نظر رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ دونوں میں کلی مطابقت پائی جاتی ہے۔

نہم۔ مفسر قرآن کے لئے ضروری ہے۔ کہ قرآن کریم کی تفسیر کرتے وقت اپنی نظر کو وسیع رکھے۔ اور علم الٰہی اور کلام الٰہی کے غیر محدود معارف کے حاصل ہونے پر پورا یقین رکھتا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

"اے بندگان خدا یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود حقائق اور معارف کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے۔ جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلےٰ معارف کا دعوے کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے کوئی شخص برہمو ہو یا بدھ مذہب والا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نہیں نکال سکتا۔ جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے۔ بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۵ تا ۳۱۳)

دہم۔ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر میں اگر دقت کا سامنا ہو۔ اور بعض مقامات کا حل کرنا دشوار معلوم ہوتا ہو۔ تو اس صورت میں دعا کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور کتاب کے نازل کرنے والے سے ہی اس مشکل کے حل کے لئے رہنمائی کی درخواست کرنی چاہیئے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اگر قرآن کریم کی کسی آیت کے معنے سمجھ میں نہ آئیں۔ تو کیا جائے؟ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت کو جلی قلم سے لکھ کر کسی ایسی جگہ لٹکا لیں۔ جہاں عموماً نظر پڑتی رہتی ہو اس سے غور و فکر بھی ہوتا رہے گا۔ اور بار بار دعا کی تحریک بھی ہوتی رہے گی

اللہ تعالیٰ ہمیں علوم قرآنیہ کو سمجھنے ان پر عمل کرنے۔ اور ان کی صحیح تشریح اور توضیح کو دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ھش بروز جمعرات جمعہ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالرشید طارق گنج مغلپورہ

(۲) بندہ اس دفعہ امتحان میٹرک میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ارشاد احمد محمود فیروزپوری حال فیروز والا ضلع گوجرانوالہ

(۳) خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار قریشی رشید احمد نیم سر روڈ مقرب پارکر سندھ

(۴) میرے دو لڑکے میٹرک و مڈل اور لڑکی ساتویں جماعت کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار غلام نبی گرداور قانونگوئی بہاولنگر

(۵) خاکسار کی ہمشیرہ امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ احمد حسین کاتب الفضل

مختلف مقامات پر

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے

ڈگری

جماعت احمدیہ ڈگری نے ۲۰ فروری کو جلسہ مصلح موعود کیا۔ تقریر شریف احمد صاحب نے کی اور جناب پریذیڈنٹ صاحب ڈگری نے مصلح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی وضاحت سے بیان فرمائی۔ مرزا مبارک احمد

سیکرٹری تبلیغ جماعت ڈگری۔

لجنہ اماء اللہ ڈگری

یوم مصلح موعود کے سلسلے میں لجنہ ڈگری نے جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد خاکسارہ نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ محترمہ سردار صاحبہ اور اہلیہ عبدالرحمن صاحب نے بھی تقریریں کیں۔ بفضل خدا تمام احمدی عورتیں جلسہ میں شریک ہوئیں۔ آخر میں لجنہ اماء اللہ کا مقرر کردہ عہد نامہ دہرایا گیا۔

صدر و سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ڈگری

بیگم مرزا مبارک احمد صاحب

ڈیرہ غازیخاں

مؤرخہ ۲۰ فروری بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخاں میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام یوم مصلح موعود کا جلسہ ہوا۔ خدام انصار و اطفال اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بھی شریک ہوئیں۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد چند بچوں نے اپنے روحانی آقا کے حضور ہدیہ عقیدت کے چند پھول پیش کئے۔ غلام محمد خاں مندرانی نے جب "محمود کی آمین" کے چند بند اپنی مخصوص لَے میں پیش کئے اور محترم امیر صاحب ضلع کے اس حکم سے کہ مصرع "فسبحان الذی اخزی الاعادی" سب دوست مل کر ادا کریں تو دلوں میں ایک عجیب سماں بندھ گیا۔ اپنے پیارے مولا کی عجیب در عجیب قدرتوں کا خیال کر کے ہر شخص کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور دل محبت الٰہی سے مجبور ہو کر اس کے آستانہ پر جھکے جا رہے تھے۔ مختلف خدام نے اپنے اپنے رنگ میں اپنے پیارے آقا کی سیرۃ کے مختلف پہلو بیان کئے۔ مولوی کریم بخش صاحب۔ مولوی عبدالواحد صاحب دیہاتی مبلغین اور مولوی محمد عثمان صاحب۔ پروفیسر مسعود احمد صاحب نے تقریریں کیں۔

محترم امیر جماعتہائے احمدیہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر نے اپنی تقریر میں پیشگوئی کی غرض و غایت بعض اعتراضات کے جوابات اور اس پیشگوئی کی بعض شقوں کی لطیف تشریح فرماتے ہوئے جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ایسی نعمتیں بار بار نازل نہیں ہوا کرتیں۔ اور ایسی نعمتوں کا جتنا شکریہ ادا کیا جائے تھوڑا ہے۔ اور حقیقی معنوں میں شکریہ تو یہ ہے کہ اس فضل و احسان کے مجسمہ کی ہر آواز پر ساداً و تمدّنا اور انشراح صدر سے لبیک کہنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں اور اس کی راہ میں جان و مال اور عزتوں کی پرواہ نہ کریں۔ آخر میں دعا پر یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

رحمت علی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

کنری

۲۰ فروری ۱۹۵۵ء کو جماعت احمدیہ کنری سندھ کا ایک خاص جلسہ دربارہ "مصلح موعود" منعقد ہوا جس کی صدارت مکرمی جناب ڈاکٹر احمد الدین صاحب امیر صوبائی جماعت احمدیہ زیریں سندھ نے فرمائی۔ بعد تلاوت قرآن مجید و نظم کے سلسلہ تقاریر شروع ہوا۔

پہلی تقریر مکرم مولوی عبدالباقی صاحب ایم اے نے فرمائی۔ مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ "مصلح موعود" پڑھ کر سنائی اور مختصراً اس پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

دوسری تقریر سید فضل الرحمن صاحب فیضی نے فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود میں سے خصوصیت سے ان الفاظ کو لے کر کہ "وہ لڑکا یعنی پسر موعود سخت ذہین و فہیم ہوگا" ..... "وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا" ..... "اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ تفصیلاً حضور پرنور کے شاندار کارنامہ اجرائے تحریک جدید کا ذکر کیا اور اثبات میں تحریک جدید کی مختصر تاریخ۔ اس کے ماتحت ریزرو فنڈ کا قیام اور بیرونی ممالک میں نئے نئے مشنوں کا اجراء۔ دارالمبشرین کا افتتاح اور قرآنی اور اسلامی لٹریچر کی کثیر اشاعت کو پیش فرمایا اور بالآخر بتایا کہ اس ایک کارنامے کو ہی دیکھ کر ہر انصاف پسند انسان یہ تسلیم کریگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فی الواقعہ سخت ذہین و فہیم ہیں اور اپنے کاموں میں اولوالعزم ہیں۔ اور دنیا کے کناروں تک شہرت پا رہے ہیں۔

تیسری تقریر مکرمی چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب نے فرمائی۔ چوہدری صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی تصنیف "فتح اسلام" سے جماعت کی ترقی کی پانچ راہوں کو سامعین کے سامنے پیش کرتے ہوئے وضاحت فرمائی کہ انہی لائنوں پر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نظام جماعت کو استوار کیا ہے اور ترقی اسلام کے لئے مسلسل خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود کے ارشادات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے مطابق ہمیشہ خدمت اسلام بجا لاتے رہیں

صدر جلسہ مکرمی جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس میں "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور جماعت کو ہر وقت مستعد اور باعمل رہنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد دعا پر یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

عبدالغفور بھٹی کنری سندھ

قصور

مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء مسجد احمدیہ قصور میں زیر صدارت جناب امیر صاحب مقامی جلسہ مصلح الموعود منعقد ہوا۔ بعد تلاوت قرآن مجید و نظم کے مصلح الموعود کی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر ..... محترم امیر مقامی شیخ محمد اسلم صاحب سیکرٹری مال قریشی نور احمد صاحب امام الصلوٰۃ جماعت اور خواجہ محمد عثمان صاحب نے تقاریر فرما کر روشنی ڈالی۔ محمد صادق فاروقی

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور ضلع لاہور

مونگ ضلع گجرات

مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء بعد از نماز ظہر و عصر جامعہ مسجد احمدیہ مونگ ضلع گجرات میں یوم مصلح موعود ایدہ اللہ پر مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل ربوہ نے تقریر فرمائی۔ جلسے کا افتتاح صدر جلسہ مولوی صدر الدین صاحب نے کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ جلسہ کس غرض سے کیا جا رہا ہے اس کے بعد مولوی ارشد صاحب نے بڑی وضاحت سے پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈالی دعا پر جلسہ ختم ہوا

ریاض احمد ارشد قائد خدام الاحمدیہ مونگ

لاٹھیانوالہ چک ۱۹۴ ضلع لائلپور

مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جلسہ مصلح الموعود منعقد کیا گیا۔ حاضری کافی تھی غرض و غایت جلسہ اور پیشگوئی مصلح الموعود پر چوہدری سردار علی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ نے تقریر کی۔ آپ نے ثابت کیا کہ مصلح الموعود کے ذریعے تبلیغ احمدیت تمام زمین کے کناروں تک پہنچ گئی ہے

چوہدری برکت علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تقریر میں فرمایا کہ ہماری مجلس کو حضور کے ارشادات پر پورا پورا عمل کرنا چاہیئے۔ یتزوج ویولد لہ کی حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مولوی جسیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ نے تقریر فرمائی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا

(ماسٹر برکت جاوید)

بھیرہ

مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء مسجد فضل بھیرہ میں یوم مصلح موعود کی تقریب سعید زیر صدارت جناب چوہدری محمد یوسف صاحب بی اے۔ بی ٹی امیر جماعت عمل میں آئی۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ اطفال الاحمدیہ کی تقاریر نے جلسہ کی رونق میں اضافہ کیا

اطفال کی تقاریر کے بعد جناب مولوی مبارک احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر اور اس کی اہمیت پر تبصرہ فرمایا۔ بعد ازاں جناب شیخ فضل کریم صاحب پراچہ نے پیشگوئی کے دو پہلوؤں کو لیتے ہوئے تفصیل سے روشنی ڈالی اور مختلف امثلہ سے ثابت کیا کہ صرف ایک مامور من اللہ ہی اتنا عرصہ پہلے ایسی پیشگوئی کر سکتا ہے۔

بعدہٗ صاحب صدر نے پیشگوئی مصلح موعود الفضل سے لفظ بلفظ پڑھی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ بشیر احمد احسن چوہدری

برائے سیکرٹری تعلیم و تربیت بھیرہ

منڈی مریدکے

مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء بعد از نماز عشاء مسجد احمدیہ منڈی مریدکے میں جلسہ منعقد ہوا۔ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد ادیب دہلوی نے مصلح موعود کی اصل پیشگوئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں پڑھ کر سنائی۔ اور پھر "جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کرے گا"۔ نیز "دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے عنوانات کی روشنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر قائم ہونے کے وقت سے آج تک کے واقعات سے ثابت کیا کہ حضور اقدس ہی "مصلح موعود" ہیں۔ بعدہٗ شیخ محمد عنایت اللہ صاحب نے پیشگوئی "وہ علوم روحانی ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے عنوان پر مفصل روشنی ڈالی۔

تخت ہزارہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء کو بعد نماز مغرب جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس میں چند اطفال نے تلاوت و نظمیں پڑھیں۔ راجہ بشیر الدین احمد صاحب جنجوعہ نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق اظہار خیال کیا۔ ازاں بعد حضور کی خدمات اسلامی واضح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود غیروں کی نظر میں کے موضوع پر تقریر کی اور ایک لمبی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

سیکرٹری تبلیغ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا

پانڈھی (سندھ)

۲۰ فروری کو مصلح موعود کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر حاجی عبدالرحمن صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت اور پس منظر بیان فرمایا اور پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال نے تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر ہوشیارپور کو تفصیل سے بیان فرمایا اور خاص طور پر "وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا" "وہ صاحب شکوہ اور دولت ہوگا" "علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جمال پور اور طالب آباد کی جماعتوں نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی۔ (سیکرٹری)

آپ کی قیمت اخبار مارچ ۱۹۵۵ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی۔پی کا انتظار نہ کریں۔ وی۔پی کی رقم بعض دفعہ بڑی دیر سے وصول ہوتی ہے۔ نیز اس کا زائد خرچ بھی آپ پر پڑتا ہے۔ قیمت بھجواتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تا کہ رقم کا اندراج درست ہو سکے۔

مینیجر

۲۵۶۹۵ ڈاکٹر محمد سعید صاحب اختر ۷ مارچ ۵۵ء
۲۵۶۹۹ چوہدری علی احمد صاحب ۹ "
۲۵۷۰۱ میاں محمد اسماعیل صاحب ۱۰ "
۲۵۷۰۲ میاں عبداللہ صاحب ٹھیکیدار بھیرہ ۸ اپریل
۲۵۷۱۸ کرم بی بی صاحبہ والدہ حوالدار عبدالمالک صاحب ۵ مارچ
۲۵۷۲۱ ماسٹر محمد اکرم صاحب انگلش ٹیچر ۸ اپریل
۲۵۷۵۲ میاں مہر اللہ صاحب محکمہ انٹر لاگنگ ۱۵ مارچ
۲۵۷۵۶ ضیاء الحق صاحب خانصاحب ۲۶ "
۲۵۷۵۹ حوالدار صلاح الدین صاحب ۷ اپریل
۲۵۷۹۳ میجر ایس۔ایم ہاشم صاحب ۷ مارچ
۲۵۷۹۴ مولوی علم دین صاحب سیکرٹری مال ۷ "
۲۵۷۹۵ اسلم جنرل سٹور قصور ۱۳ "
۲۵۸۱۰ چوہدری سردار خانصاحب امیر جماعت احمدیہ ۳۰ مارچ
۲۵۸۱۴ چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی کنری ۲۱ "
۲۵۸۱۶ میاں اللہ بخش صاحب ۲۱ "
۲۵۸۱۳ راجہ شاہ سوار صاحب ۲۳ "
۲۵۸۱۹ میاں نذر محمد صاحب ڈینٹل ۲۲ "
۲۵۸۰۰ پیر سلطان احمد صاحب ۲۳ "
۲۵۸۲۱ میجر ڈاکٹر شاہنواز خانصاحب ۳۱ "
۲۵۸۲۲ ایم احمد صاحب مالابار انڈیا ۲۱ "
۲۵۸۳۰ میاں رکن الدین صاحب احمدی ۳۱ "
۲۵۸۳۱ میاں محمد مشتاق صاحب ۱۵ "
۲۵۸۳۲ چوہدری محمد شفیع صاحب احمدی ۱۳ "
۲۵۸۳۶ مولوی خدا بخش صاحب بلوچ ۹ اپریل
۲۵۸۳۹ میاں صادق احمد صاحب ۱۰ اپریل
۲۵۸۴۸ شیخ احمد علی صاحب سٹیشن ماسٹر ۱۸ مارچ
۲۵۸۵۴ ماسٹر عبدالرؤف صاحب بی اے ۲۱ "
۲۵۸۸۱ مصلح الدین صاحب شرقی پاکستان ۱۱ "
۲۵۸۹۷ صوفی غلام محمد صاحب ۲۴ "
۲۵۹۰۸ شیخ بشیر الدین صاحب ۲۴ "
۲۵۹۰۹ خان نواز خانصاحب ۲۴ "
۲۵۹۲۶ اختر صاحب گوبندپوری ۳۱ "
۲۵۹۳۲ حکیم کرم الٰہی صاحب ۴ "
۲۵۹۳۸ خواجہ محمد شریف صاحب ۱۵ "
۲۵۹۳۹ ماسٹر اللہ بخش صاحب ۳۱ "
۲۵۹۴۰ میاں مبارک احمد خانصاحب ۱۸ "
۲۵۹۴۲ چوہدری حاکم علی صاحب ۲۳ "
۲۵۹۴۷ محمد ذکریا صاحب ۳۱ "
۲۵۹۵۰ سید محمد یوسف صاحب ۳۱ "
۲۵۹۵۱ خواجہ عبدالحمید صاحب ۳۱ "
۲۵۹۶۲ چوہدری محمد عبداللہ صاحب ٹھیکیدار ۳۱ "

۲۵۹۶۳ مستری عبدالرحمٰن صاحب ۳۱ مارچ
۲۵۹۶۵ عبدالحق صاحب ناصر جلینگ ۳۱ مارچ
۲۵۹۶۶ ڈاکٹر فیاض حسین شاہ صاحب [illegible] ۳۱ "
۲۵۹۶۹ چوہدری محمد اسلم صاحب ۳۱ "
۲۵۹۷۱ چوہدری عبدالغنی صاحب ۳۱ "
۲۵۹۷۴ محمود احمد صاحب ۳۱ "
۲۵۹۷۶ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی ۳۱ "
۲۵۹۸۱ چوہدری کریم بخش صاحب ۱۰ "
۲۵۹۸۲ سید مہدی حسن شاہ صاحب ۳۱ "
۲۵۹۹۰ سید آفتاب احمد صاحب بخاری ۷ اپریل
۲۵۹۹۱ منشی نور محمد صاحب پٹواری ۷ اپریل
۲۵۹۹۲ ماسٹر میراں بخش صاحب ۸ "
۲۵۹۹۴ ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب قریشی ۱۷ مارچ
۲۶۰۰۲ مرزا اعظم بیگ صاحب ۱۵ "
۲۶۰۲۱ محمد ابصار الحق صاحب صدیقی ۴ "
۲۶۰۲۹ صوبیدار احمد اختر صاحب ۱۳ "
۲۶۰۳۳ ملک نور محمد خانصاحب ۱۵ "
۲۶۰۴۵ چوہدری ظفر احمد صاحب ثاقب ۱۶ "
۲۶۰۵۲ سعید احمد صاحب کوکب ۲۲ مارچ

وصیت نمبر ۱۴۱۱۹ نی راڈین تسلیمہ زوجہ مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ سماٹری قوم سونڈا عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن گاروت جاوا ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا مہر مبلغ چھ ہزار روپیہ انڈونیشین کرنسی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور ماہوار ۵۰/- روپے انڈونیشین بطور جیب خرچ مجھے ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نی راڈین تسلیمہ موصیہ گواہ شد عبدالواحد مبلغ سماٹری گاروت جاوا۔ گواہ شد راڈین ہدایت نائب صدر جماعتہائے انڈونیشیا

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

عـ ۱۴۱۰۱ منکہ محمد شفیع ولد چوہدری محمد اسحاق صاحب قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۴۶ گ۔ب ڈاکخانہ لنڈیانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ منقولہ جائیداد یکصد روپیہ نقد موجود ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری آمد بذریعہ کاشتکاری ۲۰۰/- روپیہ سالانہ ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد شفیع موصی بقلم خود گواہ شد سید محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۴۶ ٹھٹھہ کالو۔ گواہ شد نور محمد ولد سید محمد چک ۶۴۶ ٹھٹھہ کالو۔

عـ ۱۴۰۹۳ منکہ محمد الدین ولد شیخ مہتاب خان صاحب قوم ککے زئی عمر ۸۰ سال بیعت ۱۸۹۴ء ساکن کھارا حال ڈسکہ کوٹ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد موضع کھارا ضلع گورداسپور میں اراضی ۱۳ گھماؤں تھی۔ جو بوجہ ترک سکونت غیر مسلم کے قبضہ میں آچکی ہے۔ ایک مکان قیمتی ۲۰۰۰/- تھا وہ بھی غیر مسلم کے قبضہ میں آچکا ہے۔ اس وقت آراضی تقریباً ۸ گھماؤں موضع چھانگا تحصیل ڈسکہ میں گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے الاٹمنٹ عارضی ملی ہوئی ہے۔ اس کی سالانہ آمد بر موقع فصل جس قدر بھی ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور جو ترک سکونت کی جائیداد ہے۔ اس کے ملنے پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہی ہوگی۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ متروکہ جائیداد پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ العبد شیخ محمد الدین کھاروی حال ڈسکہ۔ گواہ شد عبدالعزیز واقف زندگی ڈسکہ۔ گواہ شد عبداللہ خان فرزند موصی۔

عـ ۱۳۹۱۹ منکہ عالم بی بی بنت چوہدری محمد علی صاحب قوم گوجر عمر ۲۶ سال ساکن ہیپے ڈاکخانہ کاموں کے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک جوڑی کانٹے وزنی یک تولہ دو ماشے قیمتی ۱۰۰/- روپے ہے۔ اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ عالم بی بی بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد چوہدری محمد علی والد موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

عـ ۱۴۱۲۲ منکہ چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری امیر احمد صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ زمیندارہ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چھچھا پور چک ۲۹۶ ج۔ب ڈاکخانہ خاص براستہ گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اراضی ساڑھے سات ایکڑ ہے۔ جس میں ساڑھے تین ایکڑ چک ۲۹۶ ج۔ب میں عارضی مستقل الاٹمنٹ ہے اور چار ایکڑ ریاست بہاولپور کے ضلع بہاولنگر چک ۱۰۲/XB ڈاکخانہ فقیر والی میں میری پیدا کردہ ہے۔ ایک راس بھینس قیمتی ۵۰/- روپے ہے۔ الاٹ شدہ زمین کی آمد تقریباً ۳۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ میں اپنی آمد و جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد چوہدری نذیر احمد چک ۲۹۶ ج۔ب گواہ شد شبیر محمد چک ۲۹۶ ج۔ب۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد حسن علی چک ۹۶ ج۔ب

عـ ۱۳۸۵۶ منکہ فاطمہ بی بی بیوہ مستری محمد عبداللہ صاحب مرحوم قوم مغل عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس کوئی جائیداد نہیں۔ مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ اب میرے لڑکے محمد حسین نے مجھے یکصد روپیہ دیا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ فاطمہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد نور حسین پسر موصیہ بقلم خود گواہ شد محمد حسین پسر موصیہ بقلم خود۔

مبلغ انڈونیشیا مکرم عبدالرشید صاحب ارشد

چناب ایکسپریس سے آج ربوہ پہنچ رہے ہیں

مکرم جناب امیر جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مبلغ انڈونیشیا مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد جو حال ہی میں انڈونیشیا سے واپس تشریف لائے ہیں آج مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۵۵ء کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب ربوہ سے ۱۰ فروری ۱۹۵۲ء کو اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں انڈونیشیا تشریف لے گئے تھے۔

صدر ترکی جلال بایار آج شام کراچی سے بصرہ روانہ ہو رہے ہیں

کراچی ۲۸ فروری۔ صدر ترکی جناب جلال بایار پاکستان کا دس روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج شام کراچی سے بصرہ روانہ ہو رہے ہیں۔ وہاں سے ایک ہوائی جہاز میں عراق کے سرکاری دورے پر بغداد تشریف لے جائیں گے۔ آج کراچی سٹی کارپوریشن ایک خاص تقریب میں جناب جلال بایار کو حقوق شہریت پیش کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں آج کراچی یونیورسٹی کا تقسیم اسناد کا ایک خاص اجلاس منعقد کر رہی ہے۔ جس میں جناب جلال بایار مادام جلال بایار مسٹر محمد علی اور ترکی کے وزیر دفاع کو ایل۔ ایل۔ ڈی کی اعزازی ڈگریاں پیش کی جائیں گی۔ صدر جلال بایار شام کو چار بجکر ۵۴ منٹ پر بندرگاہ روانہ ہوں گے۔ جہاں الوداعی تقریبات کے بعد آپ کا جہاز ساڑھے پانچ بجے شام بصرہ روانہ ہوگا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال میں برکت دیتی ہے۔

درخواستہائے دعاء

(۱) میرا بھتیجا عزیز نصیر احمد امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ چند ہفتوں سے اس کی صحت خراب ہے۔ بچہ ویسے دیندار اور ہوشیار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے ساتھ امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

محمد عبداللہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ

(۲) میری لڑکی امۃ الکافی قریباً تین ہفتہ سے تیز بخار اور پانی والی پلورسی سے بیمار ہے دل کی حالت بھی کمزور ہے۔ احباب کرام و بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کیلئے دعا فرما کر ممنون احسان فرمائیں۔

احسان علی (ڈاکٹر) ۱۷ ایبکوڈ روڈ لاہور

شہنشاہِ ایران کی خدمت میں جرمن ترجمۃ القرآن کے ایک نسخے کی پیشکش

شاہ موصوف نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا

ہیمبرگ (بذریعہ تار) مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۵۵ء کو مبلغ جرمنی مکرم جناب عبداللطیف صاحب نے شہنشاہ ایران کی خدمت میں جرمن ترجمۃ القرآن کا ایک نسخہ جو حال ہی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے تحفے کے طور پر پیش کیا۔ شہنشاہ موصوف نے یہ تحفہ قبول کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات کو سراہا اور اس بارہ میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ واپس جانے کے لئے ربوہ سے کراچی روانہ ہو گئے

اہالیانِ ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

ربوہ ۲۷ فروری۔ مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ رخصت کا عرصہ گزارنے کے بعد سوئٹزرلینڈ واپس جانے کے لئے آج صبح بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ کراچی سے ۷ مارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز عازم سوئٹزرلینڈ ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آج صبح اہالیانِ ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچکر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ دیگر احباب جماعت کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر اور وکلاء صاحبان بھی آپ کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب بخیر و عافیت منزلِ مقصود تک پہونچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

احباب وی پی وصول کر لیں!

الفضل کے ایسے خریدار احباب جن کا چندہ ختم ہو جاتا ہے ان کی فہرست قبل از وقت اخبار میں شائع کر دی جاتی ہے تاکہ وہ منی آرڈر کے ذریعہ اپنی رقم بھجوا دیں۔ لیکن جو خریدار منی آرڈر نہیں کرتے ان کی خدمت میں اخبار وی پی کیا جاتا ہے۔ ایسے خریداران کا اخلاقی فرض ہے کہ وی پی وصول فرمالیں یا بصورت دیگر دفتر کو پہلے ہی اطلاع دیدیا کریں۔ کیونکہ وی پی واپس آنے کی صورت میں دفتر کو نقصان ہوتا ہے۔

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

بقیہ نوٹ ۲

(تقریر حضرت اقدس بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء ملفوظات صفحہ ۱۳۴)

پس جب تک ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کو طاقت و قوت کا اصل سرچشمہ سمجھنے والے خلیق الانسان ضعیفا کے تحت اپنی بے بضاعتی کا اقرار کرتے ہوئے اپنے آپکو تبدیلی اخلاق کی حقیقی قوت و دلیری سے ہمکنار نہیں کریں گے وہ بلاؤں کے ان سامانوں کی زد میں آئے بغیر نہ رہیں گے جنھیں انہوں نے انتہائی بزدلی کے عالم میں اپنے لئے خود فراہم کیا ہے۔

جاپان کے عام انتخابات میں ڈیموکریٹک پارٹی کا پلہ بھاری ہے

ٹوکیو ۲۸ فروری۔ جاپان کے عام انتخابات کے ابتدائی نتائج سے معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم ہاتویاما کی ڈیموکریٹک پارٹی کو اکثریت حاصل ہو رہی ہے۔ آج شام تمام نشستوں کے نتائج کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان انتخابات میں تین کروڑ ستر لاکھ افراد نے ووٹ ڈالے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے سکرٹری نے دعوے کیا ہے کہ پارلیمنٹ کی ۴۶۷ نشستوں میں سے ڈیموکریٹک پارٹی دوسو سے زیادہ نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ اور اس طرح بآسانی حکومت بنا سکے گی۔

اگر لاؤس پر حملہ ہوا تو امریکہ اسے فوجی امداد دے گا۔

رنگون ۲۸ فروری۔ امریکہ نے لاؤس کو یقین دلایا ہے کہ اگر لاؤس پر باہر سے حملہ ہوا تو امریکہ اسے فوجی امداد دے گا۔ اس یقین دہانی کا اعلان امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے لاؤس پہونچنے پر کیا۔

ولادت

خاکسار کے برادر خورد عزیز خورشید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸/۲/۵۵ بروز جمعۃ المبارک فرزند عطا فرمایا ہے۔ جماعت کے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد دین دفتر وصیت ربوہ